اقبال اکادمی پاکستان کا خبر نامہ

اقبال نامہ

جنوری تا مارچ ۲۰۲۱ء

وہی جہاں ہے ترا جس کو تو کرے پیدا
یہ سنگ و خشت نہیں، جو تری نگاہ میں ہے

رئیس ادارت: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین
مدیران: ہارون اکرم گل، ارشاد الرحمٰن
مجلس ادارت: نعیم ارشد، محمد بابر خان، محمد اسحاق
تزئین و آرائش: محمد اعجاز سلیم

اقبال اکادمی پاکستان
• Tel:+92 (42) 99203573 •Fax: +92 (42) 36314496
• email:info@iap.gov.pk • www.allamaiqbal.com

ایوان اقبال میں

اقبال اکادمی کے مرکز فروخت کا قیام

تصانیف اقبال اور اکادمی کی دیگر مطبوعات و مصنوعات کی فروخت میں اضافے اور پیغام اقبال کی عوام الناس تک رسائی کے لیے ایوان اقبال کمپلکس لاہور میں بھی مرکز فروخت قائم کر دیا گیا ہے۔ ایوان اقبال میں اکادمی کے فروخت مرکز کا افتتاح ۶ فروری ۲۰۲۱ء کو وفاقی وزیر تعلیم و فنی تربیت، قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن جناب شفقت محمود نے کیا۔

افتتاح کے موقع پر نائب صدر اقبال اکادمی ڈاکٹر شہزاد قیصر بھی موجود تھے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ ایوان اقبال میں مرکز فروخت کے قیام سے نہ صرف اکادمی کی کتب و مصنوعات کی فروخت میں اضافہ ہوگا بلکہ ایوان اقبال میں آنے والے افراد علامہ اقبال کے پیغام سے بھی مستفید ہو سکیں گے۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے وفاقی وزیر جناب شفقت محمود کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے فروغ فکر اقبال کے لیے اکادمی کی سرپرستی فرمائی۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ایوان اقبال میں مرکز فروخت کے قیام کے ضمن میں جناب انجم وحید کی کاوشوں کو سراہا اور اکادمی کے مرکز فروخت کے انچارج جناب ارشاد المجیب، ظہیر احمد بابر، سلمان علی انجم، نثار علی اور زاہد مقصود کو عمدہ کارکردگی پر مبارک باد دی۔

ایوان اقبال میں اقبال اکادمی پاکستان کے مرکزِ فروخت کے افتتاح کے موقع پر چیئرمین اکادمی ادبیات پروفیسر محمد یوسف خشک، ڈی جی آئی آر آئی ڈاکٹر محمد ضیاء الحق، ڈاکٹر شاہد اقبال کامران، ڈاکٹر حمیرا شہباز، جوائنٹ سیکرٹری و مشیر مالیات راجہ محمد اختر اقبال بھی موجود تھے۔

اقبال اکادمی پاکستان نے قومی صدارتی اقبال ایوارڈ کا اعلان کر دیا

وفاقی وزیر تعلیم شفقت محمود کی زیر صدارت اجلاس میں خرم علی شفیق کی کتاب "اقبال کی منزل" کو قومی صدارتی اقبال ایوارڈ کا حق دار قرار دیا گیا

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۶ر فروری ۲۰۲۱ء کو قومی صدارتی اقبال ایوارڈ کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں علامہ اقبال پر لکھی گئی بہترین کتاب کے لیے صدارتی اقبال ایوارڈ کا اعلان کیا گیا۔ وفاقی وزیر تعلیم قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن جناب شفقت محمود کی زیر صدارت اجلاس میں خرم علی شفیق کی کتاب ''اقبال کی منزل'' کو سال ۲۰۱۹ء کے لیے اردو زبان کی بہترین کتاب کے لیے ایوارڈ کا حق دار قرار دیا گیا۔ صدر پاکستان کی طرف سے توثیق کے بعد صدارتی اقبال ایوارڈ حاصل کرنے والے مصنف کو گولڈ میڈل اور پانچ لاکھ روپے انعام دیا جائے گا۔ اجلاس میں دیگر انتظامی امور سے متعلق بھی فیصلے کیے گئے۔ اسی اجلاس میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے وفاقی وزیر تعلیم جناب شفقت محمود کو اپریل میں متوقع بین الاقوامی اقبال کانفرنس اور بیرون ملک اقبال چیئرز کے معاملے میں اقبال اکادمی کے کردار کے سلسلے میں بریفنگ دی۔ اجلاس میں نائب صدر اقبال اکادمی ڈاکٹر شہزاد قیصر، چیئرمین اکادمی ادبیات پروفیسر محمد یوسف خشک، ڈی جی آئی آر آئی ڈاکٹر محمد ضیاء الحق، ڈاکٹر شاہد اقبال کامران، ڈاکٹر حمیرا شہباز، جوائنٹ سیکرٹری و مشیر مالیات راجہ محمد اختر اقبال اور وفاقی جوائنٹ سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن مرید راہیمون (آن لائن شرکت) شامل تھے۔

مصنف کو گولڈ میڈل اور پانچ لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا

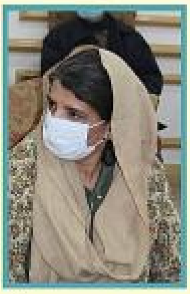

جائزہ مسودات کمیٹی کا اجلاس

اقبال اکادمی پاکستان کی جائزہ مسودات کمیٹی کا اجلاس ۱۸ر فروری ۲۰۲۱ء کو ناظم اکادمی کے دفتر میں ہوا۔ اجلاس میں جائزہ مسودات کمیٹی کے اراکین پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی، ڈاکٹر ابصار احمد اور پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے شرکت کی جبکہ ڈاکٹر خالد ندیم (آن لائن) شریک ہوئے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے معزز شرکا کو خوش آمدید کہا اور ضابطے کے مطابق کارروائی کا آغاز کیا۔ جائزہ مسودات کمیٹی نے مسودات کا تفصیلی جائزہ لیا اور اکادمی کے معیار کے مطابق طباعت کے سلسلے میں اپنی تجاویز دیں اور مسودات ماہرانہ رائے کے لیے متعلقہ ماہرین کو بھیجنے کی تجویز دی۔ بعد ازاں اجلاس میں طباعت نو کے لیے اکادمی کی شائع شدہ کتب کا جائزہ بھی لیا گیا۔

جائزہ مسودات کمیٹی کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی کہ اقبال اکادمی پاکستان کی تمام مطبوعات کی جامع فہرست بھی شائع کی جائے تاکہ اہل علم اقبال اکادمی سے شائع ہونے والی تمام کتب سے آگاہ ہو سکیں۔

سیمینار

”یوم یک جہتی کشمیر“

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام ۴ رفروری ۲۰۲۱ء کو یوم یک جہتی کشمیر کے سلسلے میں ایوان اقبال میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت ڈاکٹر ظہور احمد اظہر پروفیسر ایمریطس شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے کی اور مقررین میں صدر شعبہ کشمیریات پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر خواجہ زاہد عزیز اور پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ

کشمیری خوددار اور غیور قوم ہے

غازی تھے۔ اس موقع پر ڈائریکٹر یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز جناب ریاض الحق بھی موجود تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کی سعادت یونیک گروپ آف کالجز کے جواد احمد نے حاصل کی۔ ہارون اکرم گل نے نقابت کا فریضہ انجام دیا۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال کے آبا و اجداد کشمیری تھے۔ انھوں نے اپنے کلام میں کشمیر پر 'ساقی نامہ' (نشاط باغ) اور 'ملازادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض' کی صورت میں عمدہ نظمیں لکھیں۔ وہ انجمن کشمیری مسلمانان لاہور کے جلسوں میں شریک ہوتے رہے اور کشمیر گزٹ میں بھی ان کی نظمیں شائع ہوتی رہیں۔ کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد جاری ہے اور ان شاءاللہ کشمیر آزادی حاصل کرے گا۔ انہوں نے

نوجوان طلبہ سے کہا کہ کشمیر کے بارے میں تاریخی اور عصری حقائق کا مطالعہ کریں۔

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ کشمیری خود کو پاکستان کا حصہ سمجھتے ہیں اور ہمیں بھی چاہیے کہ عملی طور پر کشمیریوں کی مدد کریں اور بھارت کی چالاکیوں اور مکاریوں کا سامنا عقل مندی سے کریں۔ انھوں نے کہا کہ بھارت کو گاندھی اور نہرو جیسے ہوشیار اور مکار لیڈروں کا ساتھ حاصل رہا ہے اور انھوں نے مکاری سے کشمیر کو بھارت کا حصہ ظاہر کر کے قبضہ کر لیا جب کہ کشمیری خوددار اور غیور قوم ہے اور کسی صورت ان کی مکاری و عیاری کو کامیاب نہ ہونے دیں گے۔

پروفیسر محمد عبداللہ غازی نے کہا کہ ہندوستان کی تقسیم سے

۲۰۱۹ء کے سفاکانہ بھارتی اقدام نے تمام تر انسانی حقوق پامال کر دیے ہیں

پہلے علامہ اقبال کشمیر کمیٹی سے وابستہ رہے۔ علامہ کی شخصیت ایک متحرک رہنما کی تھی جنھوں نے ہمیں قائداعظم جیسا لیڈر عطا کیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ مشرق وسطی اور افغانستان کی تہذیب و ثقافت اور تمدن کشمیر کے راستے سے ہی ہم تک پہنچی ہے لہٰذا کشمیر کے خطے کی اہمیت کسی صورت

نظر انداز نہیں ہو سکتی۔

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ زاہد عزیز نے کہا کہ کشمیر کی تاریخ ۵ ہزار سال پرانی ہے، جس میں سے ۵ سو سال مسلمانوں نے اس خطہ پر حکمرانی کی۔

بھارت ۳ جون ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک مسلسل کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور ۲۰۱۹ء کے سفاکانہ بھارتی اقدام نے تمام تر انسانی حقوق پامال کر دیئے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان کی سول سوسائٹی کو کشمیر کی آزادی کے لیے کردار ادا کرنا ہوگا بلکہ اس سلسلے میں ہراول دستے کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس سلسلے میں اقبال اکادمی کے تحت منعقد کیے گئے سیمینار کو سراہا۔

تقریب میں انجینئر عنایت علی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، ڈاکٹر خضر یاسین، فہیم ارشد، ارشاد الرحمٰن اور اکادمی کے اہم افراد نے شرکت کی۔ شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی کی سکالر عاتکہ ناصر نے پرسوز آواز میں 'ساقی نامہ کشمیر' ترنم سے پڑھا۔ سیمینار کے اختتام پر اقبال اکادمی کی جانب سے مقررین کو اکادمی کے رسائل کا تحفہ پیش کیا گیا۔

خصوصی سیمینار

ایوان اقبال اور یونیک گروپ آف کالجز کے زیر اہتمام

"فلسفۂ اقبالؒ اور قائدؒ کا پاکستان"

ایوان اقبال اور یونیک گروپ آف کالجز کے اشتراک سے 'فلسفۂ اقبالؒ اور قائدؒ کا پاکستان' کے موضوع پر ۱۳؍جنوری ۲۰۲۱ء کو ایک خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوش بختی ہے کہ قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کی ولولہ انگیز قیادت ہمیں میسر آئی، ان قائدین نے اپنی زندگی ملک وملت کے لیے وقف کر دی۔ انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال کے فلسفے کی بنیاد عشق رسول ﷺ ہے۔ اقبال عشق رسول ﷺ کا یہ جذبہ ملک وقوم کے ہر فرد میں دیکھنا چاہتے تھے۔ فکرِ اقبال کا دوسرا اہم پہلو 'فلسفۂ خودی' ہے۔ اقبال نے خود آگاہی وخودشناسی کو اس کی بنیاد قرار دیا ہے۔ موجودہ ملکی تناظر میں دیکھا جائے تو ہمیں علوم وفنون میں ترقی کی ضرورت ہے کیونکہ قومیں اسی سے ترقی کرتی ہیں۔

چین اور جاپان کی ترقی کا راز یہ ہے کہ انھوں نے اپنے نوجوانوں کو ہنرمند بنایا۔ ہماری آبادی کا کم و بیش ۵۰ فیصد حصہ خواتین پر مشتمل ہے لیکن وہ اپنے ان حقوق سے بھی بے خبر ہیں جو ہمارا دین انھیں دیتا ہے۔ فکر اقبال کا تیسرا پہلو تصورِ ملت ہے۔ ابتداءً علامہ کی ابتدائی شاعری کانگریس کا گویا منشور تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اقبال کو احساس ہوا کہ ہندو اور مسلمان اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ یوں ترانہ ہندی 'ترانہ ملی' میں بدل گیا۔ اس کے بعد علامہ ایک نئے جذبے کے تحت بیداری ملت کے لیے مصروف ہو گئے۔ علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کی شخصیات نوجوان نسل کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اس موقع پر صوبائی وزیر آشفہ ریاض فتیانہ، چیئرمین یونیک گروپ عبدالمنان خرم، ڈاکٹر نجیب جمال اور ایڈمنسٹریٹر ایوان اقبال انجم وحید بھی موجود تھے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں

”علامہ اقبال اور کشمیر“ کے عنوان سے سیمینار

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی میں ”علامہ اقبال اور کشمیر“ کے عنوان سے ۲۲ فروری ۲۰۲۱ء بروز سوموار کو سیمینار منعقد ہوا۔ اقبال اکادمی پاکستان کی طرف سے ڈاکٹر طاہر حمید تنولی نے شرکت کی۔ تقریب میں صدر شعبہ اردو ڈاکٹر عاصمہ اصغر راؤ، انچارج حلقہ مجلس اقبال ڈاکٹر عروبہ صدیقی، ڈاکٹر سعدیہ بشیر، صدر شعبہ فارسی ڈاکٹر فلیحہ کاظمی اور ڈائریکٹر سٹوڈنٹ افیئر ز مسز بشریٰ ندیم نے شرکت کی۔ سیمینار سے گفت گو کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر حمید تنولی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر سب سے پرانا مسئلہ ہے جس کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے اشعار کے ذریعے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو وہ توانائی فراہم کی ہے جس سے اہل کشمیر کی جدوجہد آزادی کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ علامہ اقبال نہ صرف خود کشمیر سے تعلق رکھتے تھے بلکہ انہوں نے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو اپنی عملی سیاسی جدوجہد کے دوران ہمیشہ اپنی ترجیحات میں رکھا۔ ۱۱ر مئی ۱۹۰۹ء کو اپنے ایک خط میں علامہ اقبال نے اس امر کی ضرورت پر زور دیا تھا کہ کشمیر کے مظلوم عوام کے حقوق کی بازیابی کے لیے ’مجلس اقوام کشمیر‘ قائم کی جائے۔ علامہ اقبال بعد ازاں قائم ہونے والی کشمیر کمیٹی کے عہدے دار رہے۔ ۱۹۲۱ء میں علامہ اقبال نے اہل کشمیر کے احوال جاننے کے لیے کشمیر کا دورہ بھی کیا۔ اہل کشمیر کے جذبۂ حریت اور جدوجہد آزادی کو بیان کیا۔ ڈاکٹر طاہر حمید تنولی نے کہا کہ فکر اقبال سے نئی نسل کو متعارف کروانا اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہم بانیان پاکستان کے اس وژن سے آشنا ہو سکیں جس کے تحت پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

قومی صدارتی اقبال ایوارڈ کمیٹی کے منصفین کا اجلاس

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۱۲ر جنوری ۲۰۲۱ء کو قومی صدارتی اقبال ایوارڈ کمیٹی کے منصفین کا اجلاس منعقد ہوا۔ ججز ایوارڈ کمیٹی کے اجلاس کی اعزازی صدارت ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے کی۔ اجلاس میں ڈاکٹر تحسین فراقی، جناب محمد اکرام چغتائی، ڈاکٹر معین نظامی، ڈاکٹر نجیب جمال، ڈاکٹر طالب حسین سیال، ڈاکٹر محمد یوسف اعوان، ڈاکٹر خالد اقبال یاسر، پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر (آن لائن شرکت) اور پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین شامل تھے۔ کمیٹی کے اجلاس میں منصفین نے قومی صدارتی اقبال ایوارڈ کے لیے منتخب کردہ کتب کے بارے نتائج پیش کیے۔

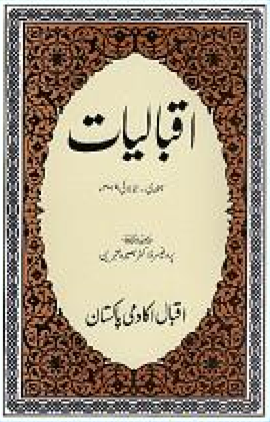

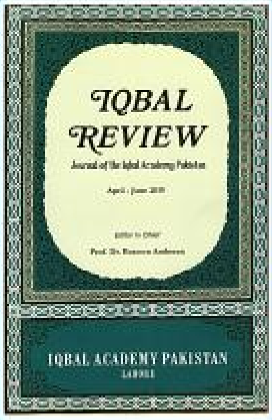

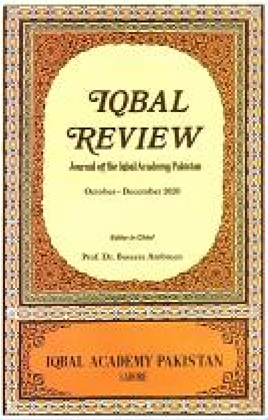

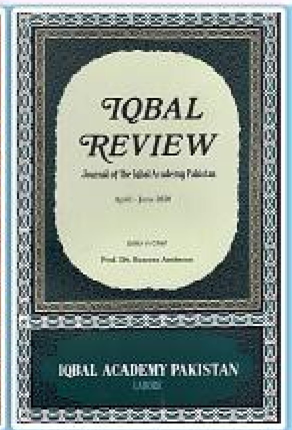

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۲۰۲۰ء میں شائع ہونے والے مجلّات

مجلس عاملہ اقبال اکادمی پاکستان کا اجلاس

اقبال اکادمی پاکستان کی مجلس عاملہ کا ۱۳۳ واں اجلاس نائب صدر اکادمی ڈاکٹر شہزاد قیصر کی زیر صدارت ۹ رفروری، ۲۰۲۱ء کو ایوان اقبال لاہور میں ہوا۔ اکادمی کے روزمرہ امور کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ رمضان المبارک کے پیش نظر انٹرنیشنل اقبال کانفرنس ۲۱ اپریل کے بجائے اپریل کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوگی۔ ایگزیکٹو کمیٹی نے کتابوں کی اشاعت اور آئندہ سال کے بجٹ کے ضمن میں منصوبوں کی منظوری دی اور دیگر امور زیر بحث آئے۔ جوائنٹ سکریٹری قومی ورثہ اور ثقافت ڈویژن محمد مرید راہیموں، جناب ظہیر احمد میر خازن اقبال اکادمی اور پروفیسر جلیل عالی (آن لائن)اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس کے اختتام پر ڈاکٹر شہزاد قیصر نائب صدر اکادمی نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

پیغام پاکستان اور بہاء الدین زکریا یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے زیر اہتمام "Cultural Identity of Pakistan" کے موضوع پر ۲۴ رفروری ۲۰۲۱ء کو ایک روزہ سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار میں اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے نمائش کتب کا اہتمام کیا گیا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے ریجنل کیمپس ملتان میں 'مرکز برائے سماجی تشکیل نو' کے زیر اہتمام ''ہم پاکستانی'' کے عنوان سے ۲۳ فروری ۲۰۲۱ء کو تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے نمائش کتب کا اہتمام کیا گیا۔

محترمہ حنا نصر اللہ کو صوفیانہ گلوکاری اور نعت خوانی کے شعبے میں گراں قدر خدمات کے اعتراف میں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔ اس سلسلے میں خصوصی تقریب ۲۳، مارچ، ۲۰۲۱ء کو ایوان صدر، اسلام آباد میں ہوئی۔ آپ نے کم عمری میں پاکستان ٹیلی ویژن کے موسیقی کے پروگرام آنگن آنگن تارے سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ آپ پاکستان ٹیلی ویژن پر نعتیں، ملّی نغمے اور صوفیانہ کلام پڑھتی ہیں۔ آپ اقبال اکادمی پاکستان کے منعقد کردہ مختلف پروگراموں میں بھی تشریف لاتی رہتی ہیں اور کلام اقبال ترنم سے پیش کرتی ہیں۔ آپ نے علامہ اقبالؒ، بابا بلھے شاہؒ، بابا فریدؒ، سلطان باہوؒ اور میاں محمد بخشؒ کا کلام پڑھا ہے۔ حنا نصر اللہ کی گراں قدر خدمات پر اقبال اکادمی پاکستان انھیں مبارک باد پیش کرتی ہے۔

بین الاقوامی اقبال کانفرنس کے انعقاد کی منظوری

''آرکیالوجی اینڈ لٹریری ہیریٹج اینڈومنٹ فنڈ'' کمیٹی کا اجلاس ۷ رجنوری ۲۰۲۱ء کو قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ وفاقی وزیر تعلیم، صدر اقبال اکادمی پاکستان جناب شفقت محمود نے صدارت کی۔ کمیٹی نے اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام بین الاقوامی اقبال کانفرنس کے سلسلے میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ ناظم اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے بتایا کہ کانفرنس کے تمام معاملات شیڈول کے مطابق انجام دیے جا رہے ہیں۔ موصول شدہ ملخصات کا جائزہ لے کر کم وبیش ۵۰ مقالہ نگاروں کو مقالات لکھنے کی دعوت دی گئی ہے۔ حالیہ وبا کی صورتِ حال کو مدنظر رکھتے ہوئے کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔ صدر مجلس جناب شفقت محمود نے کانفرنس کے ضمن میں اب تک کی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا۔

اجلاس میں وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن محترمہ نوشین جاوید امجد، جوائنٹ سیکرٹری، فنانشل ایڈوائزر قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، آرکیالوجی ولٹریری ورثہ اینڈومنٹ فنڈ کی ہیئت حاکمہ کے ارکان میاں یوسف صلاح الدین، جناب کامران لاشاری، جناب ڈاکٹر خورشید رضوی، جناب حمید ہارون، جناب مشرف علی فاروقی، پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف خان، جناب اعجاز رحیم، جناب منیر احمد بدایونی موجود تھے۔

عالمی یوم خواتین

زیر اہتمام یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز

عالمی یومِ خواتین کی مناسبت سے یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے زیرِ اہتمام ۱۶/مارچ ۲۰۲۱ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں تقریب منعقد کی گئی۔ تعلیم، ادب، سماج، سیاست اور خدمتِ خلق سے وابستہ نامور خواتین، بالخصوص شہروں کے ساتھ دور دراز علاقوں میں خدمات انجام دینے والی ممتاز خواتین نے تقریب میں شرکت کی۔ سرور فاؤنڈیشن کی سربراہ محترمہ پروین سرور مہمانِ خصوصی تھیں۔ انھوں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ حکومت نہ صرف صحت اور تعلیم کے مسائل کو حل کرنے کے لیے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ خواتین کو وراثت میں حق دلوانے کے لیے بھی خصوصی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں خواتین کو اپنے حقوق کے حصول کے لیے مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ اسلام میں خواتین کے حقوق پر زور دیا گیا ہے مگر معاشرے کا نصف حصہ ہونے کے باوجود خواتین بنیادی حقوق تک سے محروم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تعلیم اور صحت جیسی بنیادی سہولیات سے بھی خواتین کی بڑی تعداد استفادہ کرنے سے قاصر ہے۔ انھوں نے کہا کہ کامیاب معاشروں میں خواتین کو سماجی سطح پر خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے چیئرپرسن یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز بیگم سعدیہ خرم نے کہا کہ یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز میں طالبات کو نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی شامل کیا جاتا ہے جس کے باعث ان کی سماجی تربیت میں خصوصی مدد ملتی ہے۔ تقریب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والی خواتین کو اعزازات و انعامات سے نوازا گیا۔ ناظم اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کو بطور سربراہ ادارہ کرونا وبا کی سنگین صورت حال کے دوران ادارے میں بہترین خدمات انجام دینے اور جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے علامہ اقبال کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے پر اعزاز سے نوازا گیا۔

علامہ اقبالؒ کی پرانی رہائش گاہ کی مرمت و بحالی

علامہ اقبال کی پرانی رہائش گاہ ۱۱۶ میکلوڈ روڈ کی مرمت و بحالی کے لیے ڈیپارٹمنٹ آف آرکیالوجی و میوزیم کی ٹیم نے علامہ اقبال کی قدیم رہائش (موجودہ مرکز فروخت) کا دورہ بھی کیا۔ عمارت کی خستہ حالی کے پیشِ نظر اس کی حالت درست کروائی جا رہی ہے تاکہ شاعرِ مشرق سے منسوب اس عمارت کو اس کی اصلی حالت میں محفوظ کیا جا سکے

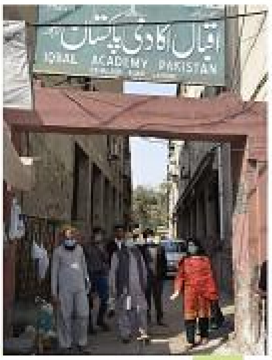

جینڈر اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ، پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام

''یوم خواتین'' کے موقع پر

دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس

جینڈر اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ، پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام 'یوم خواتین' کے سلسلے میں ۸-۹ مارچ ۲۰۲۱ء کو دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کے دوسرے روز کے اجلاس میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ اقبال ایک ہمہ جہت مفکر تھے۔ انھوں نے زندگی کے ہر زاویے پر اپنے مفکرانہ اثرات مرتب کیے ہیں جن میں سے ایک اہم مسئلہ ''وجودِ زن'' اور اس سے منسلک موضوعات ہیں۔

علامہ اقبال نے اپنے شعری ونثری افکار میں اس پر عمدہ نکات پیش کیے۔ انھوں نے کہا کہ اگرچہ علامہ اقبال نے اردو شاعری میں بھی اس پر توجہ دی لیکن فرائض وحقوق نسواں کے موضوع پر مفصل اظہار ان کی فارسی شاعری میں ملتا ہے یا پھر ان کی نثری تحریروں میں۔ علامہ اقبال عورت کو دین اسلام کے اندر رہتے ہوئے آزادی اور مساوی حقوق دینے کے قائل تھے۔ انھوں نے حضرت فاطمہ الزہرؓا کے کردار کو مسلم خواتین کے لیے مثال قرار دیا۔

اس نشست کی صدارت شعبہ انگریزی کے استاد ڈاکٹر شاہ زیب نے کی اور اساتذہ اور اسکالرز کی طرف سے مقالے پیش کیے گئے۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے وائس چانسلر جامعہ پنجاب جناب ڈاکٹر نیاز احمد اختر اور صدر شعبہ جینڈر اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ پروفیسر ڈاکٹر رعنا ملک کو کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ اس دو روزہ کانفرنس میں اقبال اکادمی پاکستان کی طرف سے نمائش کتب کا اہتمام بھی کیا گیا۔

''علامہ اقبالؒ اور مسجد قرطبہ''

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۱۹ر جنوری ۲۰۲۱ء کو لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی نے ''علامہ اقبالؒ اور مسجد قرطبہ'' کے موضوع پر گفت گو کرتے ہوئے کہا کہ نظم ''مسجد قرطبہ'' جنوری ۱۹۳۳ء میں لکھی گئی اور میری یہ خوش قسمتی ہے کہ ٹھیک ۸۸ برس بعد جنوری ہی میں مجھے اس پر گفت گو کا موقع ملا ہے۔ علامہ اقبال ایک نابغہ ہیں اور صرف پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ عالم اسلام اور دنیا کے لیے عطیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح زندگی اور زمانے کے بارے میں انھوں نے اپنے افکار کو پیش کیا، کسی دوسرے شاعر نے پیش نہیں کیا۔ ۱۹۳۲ء میں علامہ اقبال نے تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی اور اس کے کچھ عرصے کے بعد ہسپانیہ میں قیام کیا اور اس سفر کے دوران ہی انھوں نے 'قرطبہ' جیسی شاہکار نظم تخلیق کی۔ مسجد قرطبہ عالم اسلام کی مساجد میں بڑا امتیاز رکھتی ہے۔ خود علامہ کی یہ نظم علامہ کی تمام شاعری کی ٹوکری کا سب سے اونچا پھول ہے۔ موضوعات اور متن کے اعتبار سے بھی عمدہ ہے۔ یہ نظم پورے فن، مہارت، تشبیہات، استعارات اور ہر درجے کے اختصار کو استعمال کرتے ہوئے تخلیق کی گئی۔ اس نظم میں ۶۴ اشعار اور ۸ بند ہیں۔ ان کی کڑیاں آپس میں ایسے ملی ہیں کہ کہیں بھی محسوس نہیں ہوتا کہ وہ الگ الگ ہیں۔ یہی وہ کمال فن ہے جو اقبال کے سوا کوئی پیدا نہیں کرسکتا۔ اس نظم میں مسلم نشاۃ ثانیہ کو بیان کیا گیا۔ ملت اسلامیہ کو نشاۃ ثانیہ کیسے حاصل ہوسکتی ہے اور قومیں ایک دفعہ زوال پر آمادہ ہو جائیں تو دوبارہ عروج کیسے حاصل کرتی ہیں، یہ سب اس نظم کا موضوع ہے۔

آن لائن لیکچر
”قرارداد پاکستان اور اقبال کا پاکستان“

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۲۳/ مارچ ۲۰۲۱ء کو ”قرارداد پاکستان اور اقبال کا پاکستان“ کے عنوان سے آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر معروف تاریخ دان ڈاکٹر محمد اقبال چاولہ نے موضوع پر گفت گو کی۔ ڈاکٹر محمد اقبال چاولہ نے کہا کہ ۱۹۳۰ء میں خطبہ الہ آباد کے بعد کانگریس کی جانب سے انڈین نیشنل ازم کا پرچار کیا جا رہا تھا اور کوشش کی جا رہی تھی کہ ہندو مسلم کو ایک قوم بنا دیا جائے۔ گول میز کانفرنس کی پہلی نشست میں علامہ نے کہا کہ اگر مسلمانوں کے مذہبی و معاشرتی مسائل کا حل تلاش نہ کیا گیا تو مجھے لگتا ہے کہ ہندوستان تقسیم ہو جائے گا۔ اگر ہندوؤں نے اپنا ذہن اور کانگریس نے اپنی پالیسی تبدیل نہ کی تو علیحدہ ملک بنے گا۔

۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے تحت مسلم لیگ نے انتخابات میں حصہ لیا تو علامہ محمد اقبال ملاقات

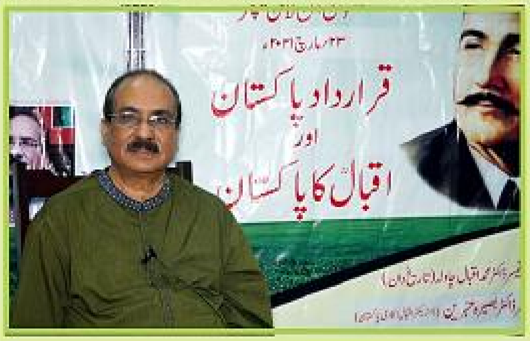

اور خطوط کے ذریعے قائد اعظم محمد علی جناح کو تسلسل سے اپنی فکر، خیالات اور رائے سے نوازتے رہے۔ جس کا محمد علی جناح کی فکر پر گہرا اثر پڑا۔ قرارداد پاکستان کے لیے کانگریسی وزارتوں نے اہم کردار ادا کیا۔ مسلمانوں پر ان کی طرف سے غیر منصفانہ پالیسی روا رکھنے پر قائد اعظم نے کہا کہ علامہ اقبال صحیح کہتے تھے کہ اگر ہندوستان سے انگریز چلے گئے تو ہندو مسلمانوں کے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حقوق غصب کر لیں گے۔ پھر ۱۹۴۰ء میں علامہ اقبال کے عین تصور کے مطابق قرارداد لاہور میں ہندوستان کی تقسیم اور مسلمانوں کے علیحدہ تصور کا معاملہ پیش کیا گیا۔

وفیات

پروفیسر احمد سعید

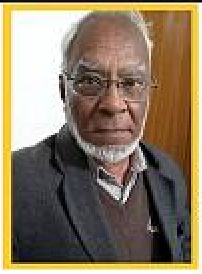

پاکستان کے نامور مؤرخ سابق صدر شعبہ تاریخ، پنجاب یونیورسٹی پروفیسر احمد سعید ۱۳/ جنوری ۲۰۲۱ء کو ۸۷ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ پروفیسر احمد سعید نے علامہ اقبالؒ، قائد اعظمؒ، مولانا ظفر علی خانؒ اور تحریک آزادی پر متعدد کتابیں لکھیں۔ ۲۰۰۳ء میں انہیں حکومت کی جانب سے تمغہ حسن کارکردگی سے بھی نوازا گیا۔ پروفیسر احمد سعید نے وفات سے کچھ روز قبل ”قائد اعظم کا پاکستان“ کے عنوان سے اقبال اکادمی پاکستان کے لیے لیکچر ریکارڈ کروایا تھا۔

ڈاکٹر گوہر نوشاہی

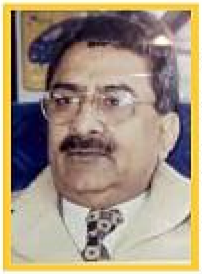

ڈاکٹر گوہر نوشاہی ۱۸/ فروری ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ اُن کی اہم کتابوں میں اُردو اِملا و رموز اوقاف، یادگارِ چشتی، مطالعہ اقبال، ہشت عدل اور فرہنگ مشترک قابلِ ذکر ہیں۔ اُردو کی ترقی و ترویج کے لیے بھی ان کی بہت سی خدمات قابل ذکر ہیں۔ ان کا اُردو کی اصطلاحات سازی پر تحقیقی کام بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ وہ ادارہ فروغ قومی زبان میں ڈائریکٹر درسیات کی خدمات انجام دیتے رہے۔

جناب محمد یعقوب آسی

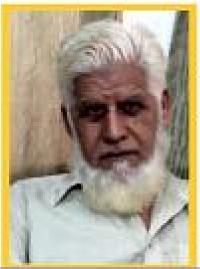

ماہر عروض دان، بہترین شاعر اور مترجم جناب محمد یعقوب آسی ۲۱/ فروری ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ آپ کے تراجم میں اقبال کے منتخب فارسی کلام، منظوم پنجابی اور سرائیکی تراجم بھی شامل ہیں۔ محمد یعقوب یکم جنوری ۱۹۵۳ء کو پیدا ہوئے۔ بی اے تک رسمی تعلیم حاصل کی اور اپنی نوکری میں ڈپٹی کنٹرولر امتحانات، جامعہ ہندسیہ ٹیکسلا کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ اردو اور پنجابی کے لکھاری تھے۔ غزل، نظم، نثر اور ڈراما کی اصناف میں تخلیقات پیش کیں۔

ڈاکٹر یوسف اعظمی

معروف ماہر اقبالیات، اردو اور انگریزی کے استاد، نقاد، شاعر ڈاکٹر یوسف اعظمی ۷۶ برس کی عمر میں بروز جمعہ ۲۶/ فروری ۲۰۲۱ء کو انڈیا (حیدر آباد) میں انتقال کر گئے۔ اقبالیات پر ان کے نو (۹) اہم مضامین پر مشتمل کتاب ”اقبال: جہانِ نو کی تلاش میں“ قابلِ ذکر ہے۔ ڈاکٹر یوسف اعظمی، اقبال اکیڈمی (حیدر آباد) کی مجلس مشاورت میں ایک طویل عرصہ شامل رہے۔ حیدر آباد اور دنیا کے مختلف شہروں میں اقبال شناسی کے سلسلے میں ان کے توسیعی لیکچرز نے اقبال فہمی کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ انہوں نے انگریزی کے شہرہ آفاق شاعر ایلیٹ اور اقبال کے تقابلی مطالعہ پر تحقیقی کام کیا۔ انہوں نے تخلیقی اور تحقیقی کام پر کئی ایوارڈز بھی حاصل کیے ہیں۔

ڈیوڈ جے متھیوز

معروف انگریز مستشرق اردو دان مترجم، بی بی سی کے اردو رپورٹر ڈیوڈ جے متھیوز ۱۲/ مارچ ۲۰۲۱ء کو برطانیہ میں انتقال کر گئے۔ ڈیوڈ جے متھیوز علامہ محمد اقبال کے مداح تھے۔ شکوہ جواب شکوہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

پروفیسر ریاض حسین

پروفیسر ریاض حسین ۱۱ مارچ ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر کا زیادہ حصہ درس و تدریس میں گذرا۔ علامہ صاحب سے ان کی عقیدت تھی۔ انگلستان میں رہائش کے دوران یونیورسٹی آف آکسفورڈ سے علامہ اقبال کے رہوڈز لیکچرز سے متعلق ریکارڈ حاصل کیا اور اسے کتابی شکل میں ”علامہ اقبال کو رہوڈز لیکچر کی دعوت“ کے عنوان سے اقبال اکادمی سے شائع کروایا۔ انہوں نے جامع پنجاب میں علامہ محمد اقبال کے دور طالبعلمی اور دور تدریس کی دستاویزات بھی حاصل کر کے مرتب کی ہیں جو تاحال شائع نہیں ہو سکیں۔

خصوصی لیکچر

”اقبال کا فنِ شاعری“

اقبال اکادمی پاکستان کے زیراہتمام ۱۱/ مارچ ۲۰۲۱ء کو ”اقبال کا فنِ شاعری“ کے عنوان سے خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ اردو زبان و ادب اور اقبالیات کے ممتاز استاد، محقق، دانش ور، سابق چیئرمین، ڈین فیکلٹی اور پرنسپل اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شاعری میں مقصد اور فن ہم آہنگ ہوتے ہیں اور اس ہم آہنگی سے ہی بڑی شاعری وجود میں آتی ہے۔ موضوع کچھ ہو، الفاظ کچھ ہوں، بحر مناسب نہ ہو تو شاعری میں وہ تاثیر پیدا نہیں ہو سکتی جو بڑے شاعروں کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ شاعری یا کوئی بھی فن اُس وقت تک عروج پر نہیں پہنچ سکتا جب تک خیال انتہائی مناسب انداز میں پیش نہ کیا جائے۔ علامہ کی شاعری پر نظر ڈالی جائے تو ان کا فن اور موضوعات ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ عمدہ شاعری کے لیے خیال ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اُس کو لفظ کا جامہ پہنانا ایک مشکل کام ہے۔ آج تک ایسا کوئی بڑا لکھنے والا نہیں جس کا مطالعہ وسیع نہ ہو۔ لکھنے والے کا مطالعہ محدود ہو تو وہ بہت جلد تکرار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ بڑے شعرا کے کلام میں بے مقصد اور بے معنی قسم کی تکرار نہیں ملتی۔ علامہ کا مطالعہ وسیع تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اقبال جس قدر بڑے مفکر تھے، اُتنے ہی ممتاز شاعر تھے۔

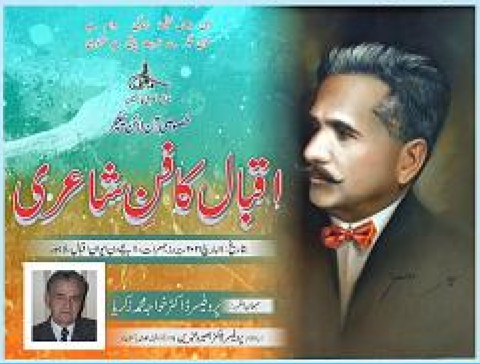

آن لائن لیکچر

”علامہ اقبالؒ اور خوشحال خان خٹک“

اقبال اکادمی پاکستان کے زیراہتمام ۱۵/ مارچ ۲۰۲۱ء کو ”علامہ اقبال اور خوشحال خان خٹک“ کے عنوان سے آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر علی کمیل قزلباش نے موضوع پر گفت گو کی۔ ڈاکٹر علی کمیل قزلباش نے کہا کہ اقبال اور خوشحال خان خٹک کی شاعری، افکار اور فلسفے کے اعتبار سے مماثلت رکھتی ہے۔ حضور ﷺ کی محبت، اسلامی اقدار، حضرت علیؓ کی شخصیت، اصحاب رسول کا عشق اور بہت سے اہم موضوعات کا اشتراک ملتا ہے۔ مرد مومن کا تصور، آزادی، جواں مردی، حرکت میں برکت، شاہین اور واعظ کا تصور، تلوار کی عظمت، شکست قبول نہ کرنے کی روایت، بادشاہ و سلطان سے دوری، غلامی کی مذمت، توکل، عشق و شعور اور جوانوں سے محبتوں جیسے موضوعات دونوں شعرا کے ہاں نظر آتے ہیں۔ خوشحال کے کلام میں ۱۰۰ سے زائد اشعار نہ تھے مگر علامہ کی زیرک نگاہ نے ان کے اشعار کی عظمت کا اندازہ لگایا کہ خوشحال کس بلند مقام کا شاعر ہے۔ ان کے فکر اور فلسفہ سے علامہ متاثر ہوئے۔ علامہ اقبال نے خوشحال خاں خٹک پر مقالہ لکھا اور ۱۹۲۸ء میں یہ مقالہ شائع بھی ہوا۔

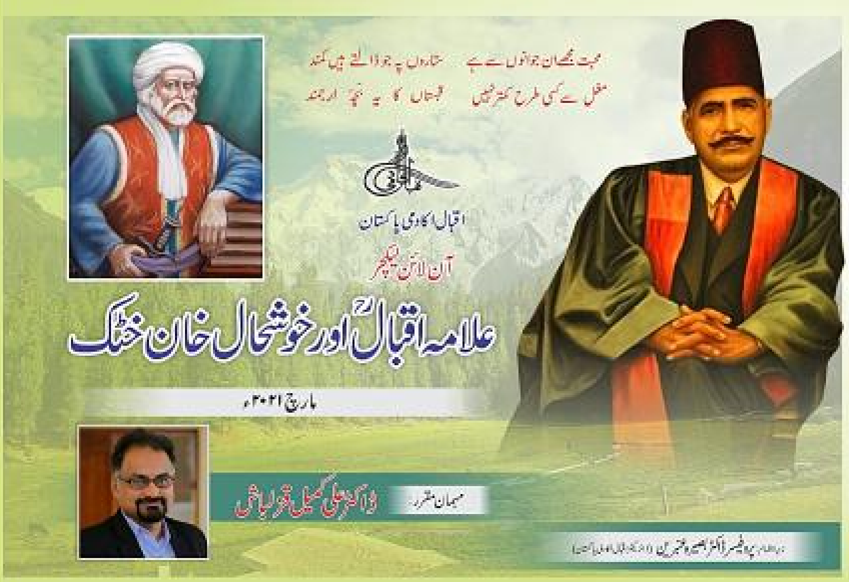

آن لائن لیکچر: ''اقبال کا سائنسی شعور''

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۹ مارچ ۲۰۲۱ء کو 'اقبال کا سائنسی شعور' کے عنوان سے آن لائن لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ مقرر جناب اعجاز الحق اعجاز نے گفت گو کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اقبال کو سائنسی شعور کا حامل ایک مفکر قرار دے سکتے ہیں۔ اقبال سائنس دان نہ تھے اور نہ انھوں نے سائنسی نظریات پیش کیے ہیں۔ لیکن انھوں نے سائنس کی حوالے سے جو تصورات پیش کیے ہیں انھیں سائنسی فلسفہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ سائنس کا یہ فلسفہ اُن کے بہت سے اشعار اور اُن کی نثری تحریروں خاص طور پر خطبات میں بھی پایا جاتا ہے۔ اقبال کے حوالے سے ایک غلط فہمی یہ پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ سائنس کے مخالف تھے اور ہمارے لیے سائنسی ترقی کا رستہ روکنا چاہتے تھے۔ یہ سراسر غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اقبال سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے حق میں تھے۔ ان کا سائنسی تصورات کا مطالعہ حیرت انگیز حد تک وسیع تھا۔ اُن کے ذاتی ذخیرۂ کتب میں سائنس اور فلسفۂ سائنس کے حوالے سے بہت سی کتب موجود تھیں۔ وہ جدید سائنس کی اس پیراڈائم شفٹ کو بہ نظر ستائش دیکھ رہے تھے جو بیسویں صدی کے آغاز میں آئن سٹائن، ہائزن برگ، میکس پلانک اور دیگر سائنس دانوں کی بدولت وقوع پذیر ہو رہی تھی۔

اقبال اکادمی پاکستان کے نئے ممبران (۲۰۲۰/۲۱ء)

ڈاکٹر مسرت واجد	محمد عاقب حمید	محمد طارق	محمد سرفراز
طالب حسین ہاشمی	منور اقبال	فاروق خالد	تنویر احمد خان
محمد شعیب خان	محمد انس مجید	محمد مرسلین	محمد وسیم الٰہی
ماریہ غنی	خولہ غیب	غلام رسول	احمد سعید ربانی
عبداللہ ڈار	محمد نعمان خان	محمد عفان	شاہین آرا
ابوبکر انجم ڈار	محمد عثمان نسیم	محمد حسان	خالد محمود
فراز طاہر	حمزہ ناصر	محمد محسن شیخ	محمد ہارون
حافظ مدثر حسن خان	شہریار اعظم	فیصل اقبال	قاضی فرقان
عرفان احمد	ناصر سبوح	سلمان حمید کھوکھر	محمد سعد حسن
مدثر منیر	محمد بابر خان درانی	فریحہ جمشید	طارق رشید
محمد اسماعیل	بشریٰ افتخار	رانا فیضان ریاض	محمد زبیر
نعمان احمد قریشی	عاطف نفیس ریحان	حبیب اللہ	وسیم اکرم
نعمان خان	محمد غضنفر اللہ خان	فرحین جاوید	حسنین طارق
سروش طاہر	محمد علی عابد	صائمہ جاوید	آمنہ فیاض
زرین خالد	امیر حمزہ	محمد عامر مقبول	طارق عزیز
جمیل احمد	محمد احمد	حافظ محمد عمران رضا	محمد افضل چیمہ
عمیر علی	اویس احمد اویس	انعام الحسن	ظہور مجید چوہدری
ذیشان مرتضیٰ	پروفیسر محمد اخلاق احمد طور	سجاد حسین	آمنہ فضل
سیف الرحمن	محمد ابوبکر خان	ارم وحید	محمد عرفان حمید
عثمان نذیر	محمد کامران انصاری	شعیب سلیمان	داؤد نسیم
عمران قدیر شیخ	حافظ ہارون الرشید	راؤ وقار علی	عمر فاروق احمد ملک
وقاص ناصر	محمد بلال ناصر	ڈاکٹر محمد خالد خان	محمد ریاض چشتی
محمد بلال امجد	راشد وسیم	وہاب احمد	عبدالباسط
عدیل انجم ملک	محمد عمر فاروق مجاہد	آصف علی فرخ	امانت علی بٹ
رانا بلند شیر خان	محمد شافع علی خان	بریگیڈیئر (ر) وحید الزماں طارق	امجد الٰہی
صالح علی	لیفٹیننٹ کرنل شاہد رفیق ملک	اشفاق حسین	محمد نعیم شہزاد
عمر ارشد پال	عبداللہ رؤف	محمد زین العابدین	محمد نوید شہزاد
روبینہ راؤ	ڈاکٹر حسن آرا	سائرہ مدثر	حافظ محمد ذوالفقار
محمد عثمان	اکمل یونس	معاذ شہزاد	نبیل احمد مقبول
عمران یونس	طیبہ رزاق	صدام حسین	لبنیٰ امانت علی بٹ
محمد عثمان	محمد شوکت علی	غلام علی کمیل قزلباش	محمد عاقب خان
عامر غوری	حافظ عائشہ صدیقہ	ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ	میاں عبدالرشید
زوہیب احمد	آغوند نیم سحر	مظہر اقبال کلیار	محمد علی خان
خواجہ عبدالباسط	شہزاد امین	محمد فرہاد ندیم	محمد حاسم
محمد عاطف نصیر ملک	عائشہ لاریب		محمد خبیب

ممتاز شاعر، محقق، نقاد، معلم اور ماہر اقبالیات ڈاکٹر محمد اسلم انصاری کو شعر و ادب کے میدان میں خدمات کے اعتراف میں صدارتی تمغۂ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔ اس سلسلے میں خصوصی تقریب ۲۳ مارچ ۲۰۲۱ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں ہوئی۔ اس سے قبل، ڈاکٹر انصاری کو صدارتی اقبال ایوارڈ سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ اقبالیات پر ان کی کتب ''اقبال عہد آفریں''، ''اقبال: عہد ساز شاعر اور مفکر''، ''شعر و فکرِ اقبال: چند نئے فنی و فکری تناظرات''، ''فیضانِ اقبال: فکرِ اقبال کی نئی شعری تشکیلات''، ''مطالعاتِ اقبال'' شائع ہو چکی ہیں جب کہ وہ جاوید نامہ کا سرائیکی زبان میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ ان کی فارسی مثنوی ''فرخ نامہ'' اقبال اکادمی سے شائع ہو رہی ہے۔ اقبال اکادمی پاکستان انھیں مبارک باد پیش کرتی ہے۔

اشاعت نو

مطبوعات اکادمی ۲۱/۲۰۲۰ء

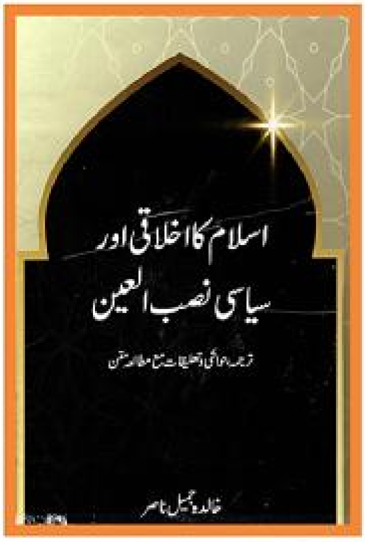

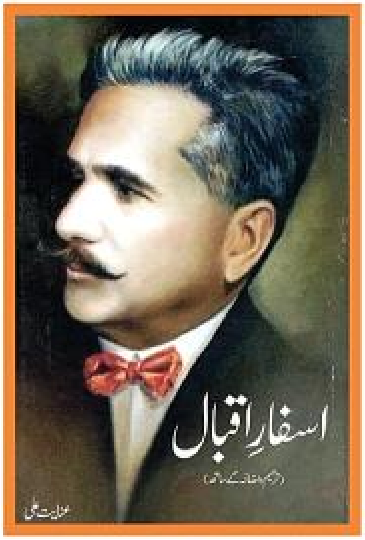

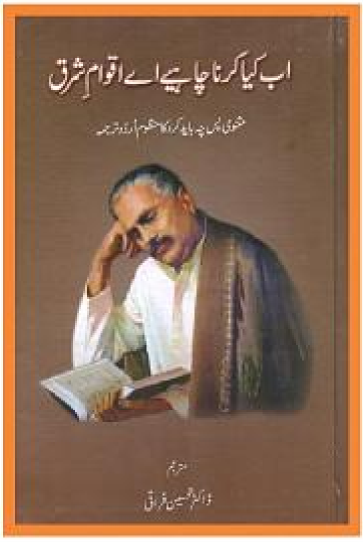

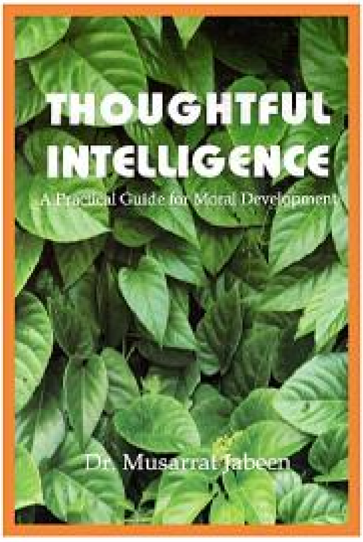

اشاعت مکرر

مطبوعات اکادمی ۲۱/۲۰۲۰ء